بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِدارہ دعوتِ حق پیش کرتا ہے

اسلام کے خلاف جنگ میں۔۔۔

مغرب کی سب سے اہم ضرورت علماء سوء کے فتوے

تحریر: کاشف حمید

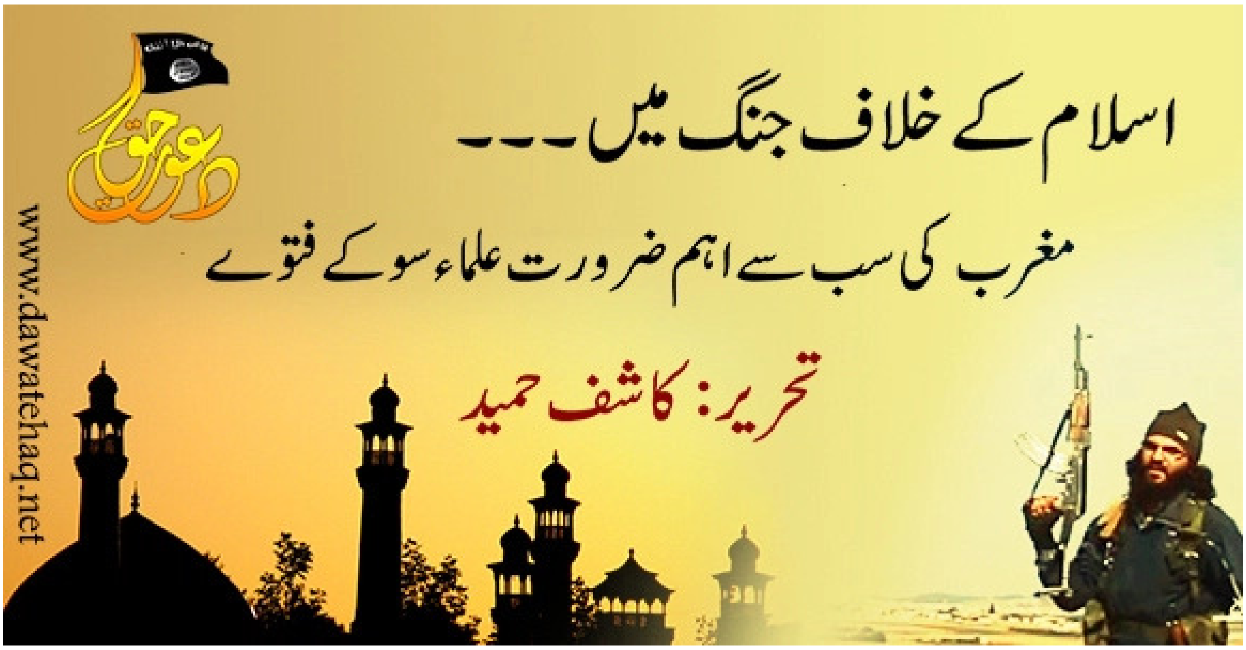

یہ کوئی جذباتی بات نہیں ہے، آپ آج عالمی میڈیا کو سن لیجیے، عراق وشام کی صورت حال پر حالیہ تحقیقاتی رپورٹس پڑھ لیجیے۔ آپکو صاف دکھائی دے گا کہ مغرب اس وقت دولت اسلامیہ کی فکر اور قوت سے شدید خائف ہے۔ یہ تحقیقاتی رپورٹس صاف یہ اعتراف کرتی ہیں کہ مغرب نے دولت اسلامیہ کے خلاف شیعہ حکومتوں کو کھڑا کرنے کی کوشش کی مگر وہ ناکام ہو چکی ہیں، موصل اور رمادی میں جس طرح سے عراقی فوجیں دم دبا کر بھاگی ہیں وہ ساری دنیا نے ہی دیکھا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے شیعہ مذہبی گروہوں کو منظم کرنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں مگر وہ بھی دولت اسلامیہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے، وہ اکیلے دولت اسلامیہ کے خلاف کوئی کردار ادا نہیں کرسکتے۔ اب مغربی میڈیا، صحافی، تجزیہ نگار، عسکری ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ انہیں اس وقت ایک معتدل سنی قوت کی ضرورت ہے جسے دولت اسلامیہ کے خلاف کھڑا کیا جا سکے۔ اس کے لیے مختلف جہادی تنظیموں کو بے پناہ مالی وسائل دیے جا رہے ہیں، اور سنی قوت کو دولت اسلامیہ کے مدمقابل لایا جا رہا ہے۔

یہ تو تھی میدان جنگ کی صورت حال جو نہایت واضح طور پر یہ بتلا رہی ہے کہ اس وقت دولت اسلامیہ کے خلاف مذہبی قوتوں کا جمع ہو

جاناعالمی کفر کی شدید ضرورت ہے اس میں کوئی دورائے نہیں ہوسکتیں۔اب یہاں ایک اور نقطے کو مزید سمجھیے۔

وہ مذہبی قوت جو کفر کی آلہ کار بن سکتی ہے اور جہادی قوت کو نقصان پہنچاسکتی ہے وہ ایسی قوت ہی ہوسکتی ہے کہ جس کی مخالفت جہادی دنیامیں وزن رکھتی ہو۔ مثلاً اس وقت اگر مذہبی دنیامیں اخوان المسلمین ٹائپ طبقہ اپنی خدمات پیش کرے تو وہ عراق وشام کے جہادی میدان میں ہرگز موثر نہیں ہوگا۔کیونکہ جہادی میدان اخوانی فکر سے ویسے ہی بیزار ہیں، یہاں تو آتے ہیں وہ جونوان ہیں جو جمہوری راستوں پر چلنے سے انکار کردیتے ہیں۔اسی طرح یہاں نہ مدخلی ٹائپ لوگوں کی مخالفت کچھ نقصان دے سکتی ہے کیونکہ جہادی میدان ان سے بھی بری ہیں، یہاں مرجئہ،اخوانی، مدخلی کوئی بھی موثر نہیں ہے۔

یہاں وہی طاقت موثر ہوسکتی ہے کہ جس کے نظریات جہادی لوگوں سے میل کھاتے ہوں، جن سے جہادی طبقے محبت رکھتے ہوں، جن کے فتاویٰ مجاہدین کے ہاں معتبر مانے جاتے ہوں، جن کی مخالفت اور حمایت کی قیمت اٹھتی ہو، جن کے لیے دلوں میں ادب واحترام پایا جاتاہو۔یہ مقام ومرتبہ اس وقت نااخوان کو حاصل اور ناکسی مدخلی ومرجئ کو،اس وقت یہ مقام صرف سلفیہ الجہادیہ کو حاصل ہے۔

جی ہاں!یہ جہادی سلفی جوایک طویل عرصے سے عملی میدانوں میں چھائے ہوئے ہیں،انہی کے علماء آج تک حق کی گواہی دینے کے سبب امت کے نوجوانوں کامرجع وماویٰ بنے۔امت کے مجاہدین آج بڑے بڑے مفتیوں کی نہیں بلکہ ان علمائے حقہ کااحترام واکرام کرتے ہیں۔اس لیے آج مغرب کی نگاہیں ناسعودیہ کے مفتیوں پر ہیں اور نااخوانیوں کے اسکالرز پر۔ان کی ساری سازشیں صرف ان جہادی سلفی طبقے کو اپناساتھ کھڑاکرنے پر ہیں، کیونکہ یہی ان کے لیے کامیابی کی ضمانت ہیں۔!

اس صورت حال میں کہ جب مغرب کی جان پر بنی ہوئی ہے،انہیں حالیہ جہاد کی سب سے خطرناک اور موثر تحریک کاسامناہے۔آپ اندازہ لگایئے کہ وہ کس گہرائی اور محنت سے جہادی سلفی طبقے کو اپنے ساتھ کھڑاکرنے پر کام کررہے ہوں گے۔جی ہاں!اس مقصد کے لیے ناجانے کتنے اہل علم پر حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیاجارہاہوگا،اور کتنوں کوڈرادھمکاکر اپناساتھی بنایاجارہاہوگااور کتنے ایسے بھی ہوں گے جو دنیاکی خاطر اپنے دین کے سودے کررہے ہوں گے

حضرات!یہ وہی صورت حال ہے جو کل تک سعودیہ کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ درپیش تھی۔کل جب القاعدہ ہدف تھی اور القاعدہ کو گرانے کاراستہ سعودی مفتیوں سے ہوکر کے گزرتاتھاتب تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح سعودی عرب کے معروف علماء کوڈرایادھمکایا گیا، کس طرح ان کے سامنے حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیاگیااور کس طرح کئی نامور علم کے نام لیوااپنادین بیچ کر سعودی حکومت کے ٹی وی کی زینت بنے۔

کس قدر مماثلت ہے۔کل القاعدہ کے خلاف بھی بس ایک ہی فتویٰ درکارتھا:خوارج:اور آج دولت اسلامیہ کے خلاف بھی ایک ہی فتویٰ درکارہے:خوارج:۔

جس طرح کل امت کے مخلص علماء نے نوجوانوں کو بتایاکہ علامہ ابن بازؒ اور ابن عثیمینؒ کے فتوے تمہیں جہاد کی راہ سے نہ روکیں۔ان علماء کے سامنے حقیقت کو غلط بیان کیاگیاہے،ناجانے یہ کس قدر مجبور کیے گئے ہوں،لہذاان کے ادب کے باوجودان کے فتوے مردود

ہیں، جی ہاں! جس طرح کل مخلص علماءاور جہادی قیادتوں نے امت کو خبردار کیا کہ یہ ربیع المدخلی اور العبیکان جیسے لوگ اپنے ایمان کے سودے کر چکے ہیں، یہ امت کے خائن ہیں۔ان کے فتووں پر دھیان مت دو۔یہ دیکھو کہ ان فتووں سے خدمت کس کی کی جارہی ہے؟ان کا فائدہ کس کو پہنچے گا؟

اسی طرح آج ہم امت کے مخلص نوجوانوں کو تنبیہ کرتے ہیں۔خبردار یہ شیخ مقدسی اور فلسطینی یہ یقیناً کل تک حق بیان کرتے رہے اور اس راہ میں تکالیف بھی اٹھاتے رہے ہیں، مگر آج ان پر حقائق کو الٹ دیا گیا ہے۔یہ شاید تعصب کا شکار ہو چکے ہیں یا پھر یہ بھی کسی ایسے طریقے سے مجبور کر دیے گئے ہیں کہ جس کا ہمیں علم نہیں۔بہرحال ان کے فتووں پر کان مت دھرنا۔یہ دیکھو ان فتووں سے فائدہ کس کو ہو گا؟ آج مغرب کو جتنی خوشی ان فتووں سے ملی ہے شاید انہیں کسی اور چیز نے اس قدر فرحت نہ دی ہو!

یاد رکھو! آج خلافت کے لیے جانے دینے والوں کو نہ بم و بارود کچھ کہہ سکتے ہیں اور نہ دشمن کے بزدل سپاہی۔ان کا اگر کوئی نقصان ہو سکتا ہے تو وہ یہ فتوے ہیں۔ایک مجاہد اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، عالم کا فتویٰ اس کے لیے فتنہ بن جاتا ہے کیونکہ عالم اللہ کا نام استعمال کرتے ہوئے دشمن کا ہتھیار بنتا ہے۔پس اے نوجوانو! یاد رکھو یہ خوارج خوارج کی رٹ لگانے والے اسلام کی نہیں کفر کی خیر خواہی کر رہے ہیں چاہے یہ جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں! یہ دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کو بھڑکانے والے امت کے ہمدرد نہیں ہیں۔ یہ مانیں یا نہ مانیں یہ اس امت کے قاتل ہیں۔انہی کے فتووں کے سبب آج خلافت کے لیے جانے دیتا موحد نوجوان آگ و خون میں نہلایا جا رہا ہے۔انہی کے فتووں کی بنیاد بنا کر مہاجر بہنوں کی عصمت دری کی جارہی ہے۔انہی کے فتووں کو اساس بنا کر ہیرے جیسے نوجوانوں کی نسل کشی کی جارہی ہے۔

پس اے نوجوانو علمائے سوء کی محبت سے نکل آو! دیکھو تاریخ اپنا آپ کیسے دہرا رہی ہے؟ کل تک اگر ابن باز اور ابن عثیمین، صالح الفوزان اور سلمان العودہ عالم ہونے کے باوجود میدان جہاد کے لیے مرجع و مصدر نہ تھے، ان کے فتوے مسئلہ جہاد میں معتبر نہ تھے تو آج یہی معاملہ مقدسی، فلسطینی اور طرطوسی کا ہے۔ان کے فتوے بھی مردود ہیں۔اسی لیے آج ان حضرات کے لیے عالمی میڈیا نے اپنی چینلز کھول دیے ہیں، جو کل جیلوں میں تھے آج عیش و راحت میں ہیں! جو کل دہشت گرد تھے آج معتدل فکر کے حامل قرار دیے جا رہے ہیں۔جن سے کل دنیا کو وحشت آتی تھی آج ان سے محبت و الفت کی جارہی ہے!

آخر میں پھر اپنی بنیادی بات کو دہراوں گا کہ آج دولت اسلامیہ کو شکست دینا مغرب کی سب سے بڑی چاہت ہے، دنیا میں خلافت کا احیاء یہود و ہنود کے لیئے سب سے بڑھ کر پریشان کن بات ہے۔پس ہر وہ کاوش اور ہر وہ فتویٰ جو مغرب کے کام کو آسان کرے وہ مردود ہے۔ ہر وہ عالم جس کی چاہت دولت اسلامیہ کے بارے میں وہی ہو جو عالم کفر کی ہے یقیناً وہ ناقابل اعتماد عالم ہے۔یا وہ میدان جہاد سے جاہل ہے یا پھر خائن!

البتہ جہاں علماء کی اس حقیقت کو اپنے سامنے واضح رکھنا ضروری ہے وہیں اپنی اصلاح کی فکر کرنا اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرنا بھی

ضروری ہے کہ کہیں ہم شریعت کی مخالفت میں کوئی قدم نا اٹھالیں۔ حق کو قبول کرنا اور ہر وقت اپنی اصلاح کرنا یہ اللہ کے نیک بندوں کا شیوہ ہوتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ دولت اسلامیہ کی نصرت فرمائے، دولت اسلامیہ کو صفحہ ہستی سے مٹادینے والوں کے عزائم کو ناکام ونامراد فرمائے۔ امت کے خائنوں کو ننگا کرتے ہوئے زلیل ورسوا فرمائے۔ شبہات میں پڑے ہوئے لوگوں کے شبہات دور فرمائے۔

آمین یا الہ العالمین